کن جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے؟

❁ ان عیوب کی تفصیل جو قربانی سے مانع ہے.

❁ اوران عیوب کی تفصیل جو قربانی سے مانع نہیں ہے.

جمع و ترتیب: حافظ محمد شاھد

البحوث العلمية

منجانب:

طائفہ منصورہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر فاؤنڈیشن

شاہین نگر، حیدر آباد، انڈیا۔

[Regd: No: 633 of 2020]

کن جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے؟

قربانی کے لئے **بہیمة الانعام** یعنی اونٹ، گائے، بھیڑ، و بکری کا ہونا شرط ہے۔ (دیکھئے سورۃ الانعام: آیت: ۱۴۴،۱۴۳،۱۴۲)

اسی طرح قربانی کے جانوروں کا مسنہ (یعنی دو دانتا) ہونا شرط ہے۔ مسنہ جانور اس کو کہتے ہیں جس کے اگلے دو (دودھ کے) دانت گر گئے ہو اور اگر دوندے جانور دستیاب ہوں تو قربانی کیلئے دو دانتیں جانور کا انتخاب لازم ہے۔ ہاں مجبوری کی حالت میں (یعنی مسنہ جانور مارکیٹ میں نہ مل سکے یا اس کی استطاعت نہیں ہے تو) ایک سالہ دنبہ یا مینڈھا ذبح کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یاد رہے یہ صرف مجبوری کی حالت میں ہے اور اس میں بھی صرف بھیڑ کی جنس کا جزعہ قربانی میں کفایت کریگا، بکری وغیرہ کی جنس کا جزعہ کفایت نہیں کریگا۔

(دیکھیے: صحیح مسلم: ۱۹۶۳، نسخہ دارالسلام: ۵۰۸۲)

قربانی ایک اہم عبادت اور اسلام کا شعار ہے اور یہ وہ عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔اسی لیے صحت مند اور بے عیب جانور کی قربانی دینی چاہیے۔اور ان عیوب کو جاننا ہمارے لیے ضروری ہے جن سے قربانی نہیں ہوتی۔

جس طرح تقویٰ اور خالص رضائے الٰہی قربانی کی قبولیت کی اہم شرط ہے،اسی طرح جانور کا ان عیوب سے پاک ہونا بھی ضروری ہے جسے نبی کریم ﷺ نے قربانی کی قبولیت میں مانع قرار دیا ہے۔

ان عیوب کی تفصیل جن کی وجہ سے قربانی درست نہیں ہوتی درج ذیل ہے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: { أربع لا تجوز في الأضاحي: العوراء بين عورها ، والمريضة بين مرضها ، والعرجاء بين ظلعها ، والكسير التي لا تنقى}

چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے:

(1) ایسا کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو۔

(2) ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو۔

(3) ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

(4) انتہائی کمزور اور لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(سنن ابوداود: ۲۸۰۲، سنن نسائی: ۴۳۷۴، سنن ترمذی: ۱۴۹۷، سنن ابن ماجہ: ۳۱۴۴، صحیح ابن خزیمہ: ۲۹۱۲، المنتقی لابن الجارود: ۹۰۷، ۴۸۱، صحیح ابن حبان: ۱۰۴۶، سنن دارمی: ۱۹۹۲، مسند احمد: ۱۸۵۱۰)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۲۹۱۲)، امام ابن حبان (۱۰۴۷، ۱۰۴۶) اور امام ابن الجارود (۹۰۷) نے صحیح کہا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''ھذا حدیث حسن صحیح'' یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (سنن ترمذی: ۱۴۹۷)

امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''ھذا حدیث صحیح'' یہ حدیث صحیح ہے۔ (مستدرک حاکم: ۱۷۱۸)۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

(ارواء الغلیل: ۱۱۴۸/۴: ۳۶۰)

حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ نے لکھا: "إسنادہ صحیح"

(سنن ابوداود بتحقیق زبیر علی زئی: ۲۸۰۲)

مذکورہ عیوب اور ان سے قبیح ترین عیوب میں مبتلا جانور کی قربانی جائز نہیں۔ جیسے اندھا اور ٹانگ کٹا جانور۔

أبوزكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفی: ٦٧٦ھ) نے کہا: {أجمعوا على أن العمياء لا تجزئ}

اس پر اجماع ہے کہ اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

(المجموع شرح المہذب: ۸/۴۰۴)

آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹے اور کان کٹے جانوروں کی قربانی جائز نہیں:

جري بن کلیب رحمہ اللہ (ثقہ تابعی) کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا: { نهى رسول الله ﷺ

أن يضحى بأعضب القرن والأذن قال قتادة فذكرت ذلك لسعيد بن المسيب فقال العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلك.

رسول اللہ ﷺ نے ان جانوروں کی قربانی کرنے سے منع فرمایا جن کے سینگ ٹوٹے اور کان پھٹے ہوئے ہوں۔ قتادہ کہتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے اس (أعضب القرن والأذن) (سینگ ٹوٹے اور کان پھٹے) کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: (عضب) سے مراد وہ جانور ہے جس کا آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹا یا کان کٹا ہو۔ (سنن ترمذی: ۱۵۰۴، سنن ابوداود: ۲۸۰۵، سنن ابن ماجہ: ۳۱۴۵، سنن نسائی: ۴۳۸۲، صحیح ابن خزیمہ: ۲۹۱۳، مستدرک حاکم: ۴/۲۲۴، ح ۷۵۳۰، الأحادیث المختارۃ: ج ۱ ص ۲۳۶ ح ۴۰۷)

یہ روایت حسن لذاتہ ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے راوی جری بن کلیب کو مجہول کہا ہے، امام ابو حاتم نے اس راوی کو نا قابل احتجاج قرار دیا ہے (الجرح والتعدیل: ۲/۵۲۷)۔ لیکن جری بن کلیب صدوق اور حسن الحدیث راوی ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

✓ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (المتوفي: 311ھ) نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ: ۲۹۱۳)

✓ امام حاکم رحمہ اللہ (المتوفي: 405ھ) نے کہا: ”هذا حديث صحيح الإسناد“۔ (مستدرک حاکم: ۴۲۲۴، ح ۷۵۳۰)

✓ حافظ ضیاء المقدسی رحمہ اللہ (المتوفي: 643ھ) نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔
(الأحادیث المختارۃ ج ۲، ص ۲۹-۳۰، ح ۴۰۷-۴۰۸)

✓ امام امام ترمذی رحمہ اللہ (المتوفي: 279ھ) کہتے ہیں:
”هذا حديث حسن صحيح“۔ (سنن ترمذی: ۱۵۰۴)

✓ امام ابن حبان رحمہ اللہ (المتوفي: 354ھ) نے جری بن کلیب کو کتاب الثقات (۴؍۱۱۷) میں ذکر کیا ہے۔

✓ امام ابوالحسن عجلی رحمہ اللہ (المتوفي: 261ھ) نے لکھا:
”جرى بن كليب بصرى تابعي ثقة“۔
(معرفۃ الثقات: ج ا ص ۲۶۷)

خلاصہ یہ ہے کہ جری بن کلیب حسن الحدیث راوی ہے، اور مذکورہ تفصیل سے ان کی جہالت ختم ہو جاتی ہے۔ لہذا انھیں مجہول یا نا قابل احتجاج قرار دینا درست نہیں ہے۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ (المتوفی: ۱۲۵۰ھ) مذکورہ حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

{فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّهَا لَا تُجْزِئُ التَّضْحِيَةُ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ وَهُوَ مَا ذَهَبَ نِصْفُ قَرْنِهِ أَوْ أُذُنِهِ}

"یہ حدیث دلیل ہے کہ سینگ ٹوٹے اور کان پھٹے ہوئے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے اور (أعضب القرن والأذن: سینگ ٹوٹے اور کان پھٹے) وہ ہیں جن کا نصف سینگ یا نصف کان ضائع ہو چکا ہو۔" (نیل الأوطار من أسرار منتقی الأخبار: ۱۳۸۵)

مزید لکھتے ہیں:

{ فَالظَّاهِرُ أَنَّ مَكْسُورَةَ الْقَرْنِ لَا تَجُوزُ التَّضْحِيَةُ بِهَا إِلَّا أَنْ

يَكُونَ الذَّاهِبُ مِنْ الْقَرْنِ مِقْدَا رًا يَسِــيرًا بِحَيْثُ لَا يُقَالُ لَهَا: عَضْبَاءُ لِأَجْلِهِ ، أَوْ يَكُونُ دُونَ النِّصْفِ ،...... وَكَذَلِكَ لَا تُجْزِئُ التَّضْحِيَةُ بِأَعْضَبِ الْأُذُنِ وَهُوَ مَــا صَدَقَ عَلَيْهِ اسْمُ ا لْعَضْبِ لُغَةً أَوْ شَرْعًا}

"ٹوٹی ہوئی سینگ والے جانور کی قربانی کرنا ظاہرا جائز نہیں ہے الا یہ کہ سینگ تھوڑی ٹوٹی ہوئی ہو اس طرح کہ اسے "عضباء" (نصف یا نصف زیادہ ٹوٹی ہوئی سینگ) نہ کہا جائے یا وہ نصف سے کم ہو..... اور اسی طرح کان کٹے (جانور) کی قربانی کفایت نہیں کرتی اور وہ ایسا ہو جس پر لفظ "أعضب" (نصف یا نصف سے زیادہ کٹا ہوا) لغوی اور شرعی اعتبار سے صادق آئے۔"

(نیل الأوطار: ۱۳۸۵)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

{أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف العين والأذن}

”ہمیں رسول ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم (قربانی کے جانور میں) آنکھ اور کان خوب اچھی طرح دیکھ لیں (کہ ان میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہ ہو)۔“

(سنن نسائی: ۴۳۸۱، سنن ابن ماجہ: ۳۱۴۳، سنن ترمذی: ۱۵۰۳، صحیح ابن خزیمہ: ۲۹۱۴، وصححہ الترمذی، وابن خزیمہ: ۲۹۱۴، وابن حبان، الاحسان: ۵۸۹۰، والحاکم ۲۲۵۴، والذہبی)

ان تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ درج ذیل عیوب والے جانوروں کی قربانی درست نہیں ہے:

(1) ایسا کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو۔

(2) ایسا بیمار جس کی بیماری واضح ہو۔

(3) ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

(4) انتہائی کمزور اور لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(5) جس کا سینگ نصف یا نصف سے زیادہ ٹوٹا ہوا ہو۔

(6) جس کا کان نصف یا نصف سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔

(7) مذکورہ عیوب سے قبیح ترین عیوب میں مبتلا جانور جیسے اندھا اور ٹانگ کٹا جانور۔

ان عیوب کی تفصیل جو قربانی سے مانع نہیں ہے درج ذیل ہے

قربانی کے جانور میں معمولی نقص معاف ہے:

مذکورہ عیوب اور ان سے شدید تر عیوب کے علاوہ دیگر عیوب جیسے معمولی نقص یا غیر ظاہر عیوب میں مبتلا جانوروں کی قربانی جائز ہے۔

امام امیر صنعانی (المتوفی: ۱۱۸۲ھ) کہتے ہیں:

{وَالْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ الْعُيُوبِ مَانِعَةٌ مِنْ صِحَّةِ التَّضْحِيَةِ وَسَكَتَ عَنْ غَيْرِهَا الْأَرْبَعَةِ ، وَذَهَبَ الْجُمْهُورُ إلَى أَنَّهُ يُقَاسُ عَلَيْهَا غَيْرُهَا مِمَّا كَانَ أَشَدَّ مِنْهَا أَوْ مُسَاوِيًا لَهَا كَالْعَمْيَاءِ وَمَقْطُوعَةِ السَّاقِ}

"یہ حدیث دلیل ہے کہ مذکورہ عیوب قربانی سے مانع ہیں اور

ان عیوب کے علاوہ دیگر عیوب سے سکوت اختیار کیا گیا، چنانچہ اہل ظاہر کا مذہب ہے کہ ان چار عیوب کے سوا کوئی بھی عیب قربانی کے جواز سے مانع نہیں لیکن جمہور علماء کا مذہب ہے کہ مذکورہ عیوب سے شدید تر عیوب اور ان جیسے دیگر عیوب مثلاً قربانی کے جانور کا اندھا ہونا اور ٹانگ کا کٹا ہونا جیسے عیوب وغیرہ کا بھی مذکورہ عیوب پر قیاس کیا جائے گا۔''

(سبل السلام: ۵۳۵۲)

امام قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام سعید بن مسیب (مشہور تابعی) سے (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں) اس {أعضب القرن والأذن} (سینگ ٹوٹے اور کان پھٹے) کی تفسیر پوچھی تو انہوں نے کہا:

{العضب ما بلغ النصف فما فوق ذلك}

(عضب) سے مراد وہ جانور ہے جس کا آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹا یا کان کٹا ہو۔

(سنن ترمذی: ۱۵۰۴، وقال: حسن صحیح، سنن نسائی: ۴۳۸۲)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت اوپر گزر چکی، جس میں نبی ﷺ نے سینگ ٹوٹے اور کان پھٹے جانوروں کی قربانی سے منع کیا۔اس حدیث کی تشریح میں امام سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے اس قول سے پتا چلتا ہے جس جانور کا سینگ نصف یا نصف سے زیادہ ٹوٹا ہو اور اسی طرح اتنی مقدار میں کان کٹا ہو تو ایسے جانور کی قربانی درست نہیں۔ لیکن معمولی ٹوٹے ہوئے سینگ یا جس پر رگڑ یا چوٹ کے نشانات ہو یا آدھی سے کم سینگ کا ٹوٹنا ایسا عیب نہیں جو قربانی سے مانع ہو۔ یعنی ایسے جانور کی قربانی کی جاسکتی ہے اور اسی طرح کان پر چوٹ یا تھوڑا سا کان کٹا ہو،ایسے جانور کی قربانی بھی جائز ہے۔اور یاد رہے کہ پیدائشی طور پر سینگوں کا نہ ہونا قربانی سے مانع نہیں۔واللہ اعلم۔

امام خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ) نے فرمایا:
{وفيه دليل على أن العيب الخفيف في الضحايا معفو عنه}
اس حدیث (سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ)

میں یہ دلیل ہے کہ قربانی (والے جانور) میں معمولی نقص معاف ہے۔ (معالم السنن: ۲۱۹۹، تحت ح ۶۸۳)

شیخ الاسلام امام ابن خزیمہ النیسابوری (متوفی: ۳۱۱ھ) رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(باب النهي عن ذبح ذات النقص في العيون والآذان في الهدي والضحايا نهي ندب وإرشاد؛ إذ صحيح العينين والأذنين أفضل لا أن النقص إذا لم يكن عورا بينا غير مجزئ، ولا أن ناقص الأذنين غير مجزئ.)

"حج اور عید کی قربانی میں آنکھوں اور کانوں میں نقص والے جانور ذبح نہ کرنا نہی تنزیہی ہے، یہ مطلب نہیں کہ آنکھ اور کان میں (معمولی) نقص والا جانور بھی قربان کرنا منع ہے۔"

(صحیح ابن خزیمہ، قبل حدیث: 2914)

دانت میں نقص ہونا:

احادیث میں ان عیوب کی تفصیل بتلادی گئی ہے جس کی وجہ سے قربانی درست نہیں ہوتی۔ لہذا ان عیوب یا ان سے بھی شدید عیوب مثلاً اندھا جانور، ٹانگ کٹا جانور وغیرہ کے علاوہ دیگر عیوب میں مبتلا جانور کی قربانی کی جاسکتی ہے۔ دانت کا ٹوٹنا، دانت کا زخمی ہونا یا سرے سے دانت ہی نہ ہونا ایسا عیب نہیں جو قربانی سے مانع ہو۔

عبید بن فیروز (تابعی) نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ (صحابی) سے کہا: {فإني أكره أن يكون في السن نقص} مجھے ایسا جانور بھی ناپسند ہے جس کے دانت میں نقص ہو۔

انھوں نے فرمایا: {ما كرهت فدعه ولا تحرمه على أحد} "تمھیں جو چیز بُری لگے اسے چھوڑ دو اور دوسروں پر اُسے حرام نہ کرو۔" (سنن ابوداود: ۲۸۰۲، سنن نسائی: ۴۳۷۴، وسندہ صحیح)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے اس شاندار قول سے یہ مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ کسی جانور کے دانت میں نقص ہو یا دانت ٹوٹے ہوئے ہو یا کوئی اور معمولی نقص ہو جیسے سینگ باہر سے کچھ ٹوٹا ہوا ہو یا تھوڑا سا کان کٹا ہوا ہو، یا دم کچھ ٹوٹی ہوئی ہو یا زخم لگا ہو، یا جانور کا گونگا اور بہرا ہونا یا دیگر وہ عیوب جن کی بابت شریعت خاموش ہے جیسے جانور کا رنگ بھدا ہونا، جانور کا قد چھوٹا ہونا وغیرہ تو ان کی قربانی کی جا سکتی ہے۔ ہاں اگر یہ عیوب والے جانور کسی کو ناپسند ہو تو ان عیوب سے پاک جانور کا انتخاب کر لیں لیکن دوسروں کے لیے ان عیوب والے جانور کی قربانی کو ناجائز یا حرام مت کہیں۔ کیونکہ شریعت نے ان عیوب پر کوئی حکم نہیں لگایا۔

خصی جانور کی قربانی کا حکم:

خصی جانور کی قربانی جائز ہے اور جانور کا خصی ہونا قربانی میں عیب نہیں ہے۔ سلف صالحین میں سے بعض اہل علم جانوروں کو خصی کرنا مکروہ سمجھتے تھے اور بعض اہل علم جانوروں کو خصی

کرنے کی رخصت دیتے تھے۔ نبی کریم ﷺ سے جانور کو خصی کرنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔اس بارے میں تمام روایات ضعف سے خالی نہیں ہے۔ ان روایات کا ضعف جاننے کے لیےاور خصی جانور کی قربانی کے جواز پر دلائل دیکھنے کے لیے شیخ غلام مصطفٰی ظہیر امن پوری حفظہ اللہ کا مضمون "جانور کو خصی کرنے کی شرعی حیثیت " اور شیخ فاروق رفیع حفظہ اللہ کی کتاب قربانی، عقیقہ اور عشرہ ذی الحجہ ص:۸۸-۹۰ کا مطالعہ کریں۔

حاملہ جانور کی قربانی:

حاملہ جانور کی قربانی جائز ہے اور اس کے پیٹ کا مردہ بچہ حلال ہے۔

امام ابن المنذر رحمہ اللہ (المتوفي:318ھ) نے اس پر اجماع نقل کیا ہے:

{ وأجمعوا علي أن الجنين اذا خوج حياً ، أن ذكاتهبذكاة امه}

کہ ذبیحہ کے پیٹ سے بچہ مردہ برآمد ہو تو اُس کی ماں کی قربانی

اس کے لیے کافی ہو گی۔ (دیکھیے: کتاب الاجماع، باب الضحایا والذبائح، ص ۵۲، مترجم ابوالقاسم عبدالعظیم)

مزید ارشاد نبوی ﷺ ملاحظہ ہو:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رسول ﷺ نے فرمایا: {ذكاة الجنين ذكاة أمه}

"بچے کا ذبح کرنا اس کی ماں کو ذبح کرنے میں ہے (یعنی ماں کا ذبح کرنا پیٹ کے بچے کے ذبح کو کافی ہے)۔"

(سنن ابوداود: ۲۸۲۸، صحیح ابن حبان: ۵۸۸۹، علامہ البانی نے اسے صحیح اور شیخ زبیر علی زئی نے حسن کہا ہے۔)